احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ 27 جون 2003ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 27 جون 2003ء 26 ربیع الثانی 1424 ہجری-27 احسان 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 142

خادموں سے حسن سلوک

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جب تم میں سے کسی کا خادم کھانا تیار کر کے لائے اور تم اسے اپنے پاس بٹھا کر نہ کھلا سکو تو کم از کم ایک یا دو لقمے تو اسے کھانے کو دے دو۔ کیونکہ اس نے یہ کھانا محنت سے تیار کیا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب العتق باب اذا اتاہ خادمہ حدیث نمبر 2370)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کا جب تک یہ معمول تھا۔ کہ آپ باہر اپنے دوستوں کے ساتھ کھانا کھایا کرتے کبھی آپ نے یہ امتیاز نہ کیا کہ کون آپ کے پاس بیٹھا ہوا ہے۔ اور نہ کسی کو محض اس وجہ سے اٹھانے کو جائز سمجھا کہ اس کے کپڑے پھٹے ہوئے ہیں۔ یا وہ ان پڑھ زمیندار یا کسی اور قوم کا آدمی ہے۔ آپ کے دستر خوان پر ہر شخص آزادی کے ساتھ جہاں چاہتا بیٹھ جاتا۔ ایک شخص خاکی شاہ نام راہوں کا رہنے والا ایک وقت یہاں رہا کرتا تھا۔ اس کی عادت تھی کہ جب کھانا لایا جاتا وہ کود کر حضرت کے قریب جا بیٹھتا۔ میں نے دیکھا کہ اگر وہاں جگہ تنگ ہے تو حضرت خود ایک طرف کو کھل کر بیٹھ جاتے۔ اور اس کو جگہ دے دیتے۔ وہ ایک معمولی آدمی تھا۔ دنیا کے عرف کے لحاظ سے اپنی قوم یا شہر میں کوئی امتیازی درجہ اس کو حاصل نہ تھا۔ حضرت مسیح موعود نے ایک دن بھی یہ نہ کہا۔ کہ تم یہ کیا کرتے ہو۔ گو بعض لوگ اس کی اس حرکت کو ناپسند کرتے مگر حضرت نے کبھی اس کو ناپسند نہ فرمایا۔

جب کبھی آپ باہر جاتے تو آپ کے خدام جو ساتھ ہوتے۔ ان کو اپنے ساتھ دستر خوان پر بٹھا کر کھانا کھاتے اور یہ پسند ہی نہ کرتے کہ وہ الگ کھائیں۔ میرے محترم بھائی حضرت منشی عبداللہ صاحب سنوری نے ایک مرتبہ مجھے ہوشیار پور کا ایک واقعہ سنایا۔ حضرت مسیح موعود کو شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیار پور نے اپنے صاحبزادہ کی شادی پر مدعو فرمایا اس سفر میں آپ کے ساتھ حافظ حامد علی صاحب اور خود منشی صاحب وغیرہ حضور کے ہمراہ تھے۔ شیخ مہر علی صاحب نے عرف عام کے موافق یہ انتظام کیا ہوا تھا۔ کہ رؤسا کے لئے کھانے کا الگ انتظام تھا۔ یعنی ان کے لئے ایک خاص کمرہ رکھا ہوا تھا۔ جہاں تمام بڑے بڑے رئیس کھانا کھاتے تھے۔ اور ان کے خدام اور نوکروں کے واسطے ایک جدا مکان تھا۔ یعنی کھانے کے انتظام پر وہ اس قسم کا امتیاز کرتے تھے۔ اور اس کو ہتک سمجھتے تھے کہ رئیسوں کے ساتھ ان کے نوکر بیٹھ کر کھانا کھاویں۔ حضرت مسیح موعود اس کو جائز نہ سمجھتے تھے۔ اس لئے آپ کا معمول یہ تھا۔ کہ جب کھانے کیلئے آپ تشریف لے جاتے اور اس خاص کمرے کے دروازہ پر جاتے۔ تو آپ باہر کھڑے ہو جاتے۔ اور اپنے رفقا کو خود اپنے سے پہلے داخل فرماتے۔ اور جب تک وہ داخل نہ ہو لیں باہر کھڑے رہتے۔ اور پھر دستر خوان پر ان کو اپنے دائیں بائیں بٹھا کر آپ درمیان میں تشریف رکھتے۔ تا کہ ان کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ اور وہ آزادی اور بے تکلفی سے کھانا کھالیں۔

(سیرۃ مسیح موعود ص 409)

نماز جنازہ حاضر

✿ مورخہ 4 جون 2003ء بروز بدھ بیت الفضل لندن میں قبل نماز ظہر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرمہ مجیدہ بیگم صاحبہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مکرمہ مجیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ حاجی حمید اللہ صاحب سفینہ ٹیکسٹائل ملز فیصل آباد بعمر 65 سال بقضائے الٰہی چیرنگ کراس ہسپتال لندن میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ مخلص خاتون تھیں اور ہمیشہ جماعتی کاموں اور مالی قربانیوں میں حصہ لیتی تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے 8 بیٹے اور 4 بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ مکرم عبدالحمید غازی صاحب آف کرائیڈن کی ہمشیرہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

✿ مورخہ 11 جون 2003ء بروز بدھ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت الفضل لندن میں مکرمہ خدیجہ نعیم صاحبہ اہلیہ مکرم عارف نعیم صاحب مرحوم کا جنازہ پڑھایا۔ آپ 6 جون کو 64 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ برما میں پیدا ہوئیں اور قادیان میں مکرمہ حلیمہ سیٹھی صاحبہ کے ہاں پرورش پائی۔ مکرم عارف نعیم صاحب فرش احمدی کے ساتھ بیاہی گئیں اور اپنے میاں کے ساتھ U.K میں آ کر سیٹل ہوئیں۔ مرحومہ U.K کی بہت پرانی ممبرات میں سے تھیں اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ نے اپنے پیچھے تین بیٹے مکرم کامل نعیم، عامل نعیم اور اکمل نعیم یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بیٹوں کو صبر عطا فرمائے اور خادم سلسلہ بنائے۔

اعلان داخلہ برائے فرسٹ ائیر

✿ فیصل آباد بورڈ کے اعلان کردہ شیڈول کے مطابق نصرت جہاں اکیڈمی انٹر کالج میں ایف اے / ایف ایس سی کے درج ذیل Combinations کے ساتھ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 26 جون 2003ء ہے۔ داخلہ فارم اور پراسپکٹس کالج ہذا کے آفس سے دفتری اوقات میں حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

نمبر 1 (پری انجینئرنگ گروپ)

نمبر 2 (پری میڈیکل گروپ)

باقی صفحہ 7 پر

تاریخ احمدیت
منزل بہ منزل
مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1989ء (8)

25 اکتوبر مفتی سلسلہ احمدیہ حضرت ملک سیف الرحمان صاحب کا کینیڈا میں انتقال ہوا ان کی تدفین ربوہ میں ہوئی۔

یکم نومبر ربوہ کے دو مقامات سے کلمہ مٹایا گیا۔

3 نومبر حضور نے ذیلی تنظیموں کے نظام میں تبدیلی کرتے ہوئے ہر ملک میں صدارت کے قیام کا اعلان فرمایا۔

6 نومبر مخالفین نے چک سکندر کے بے گھر احمدیوں کا سامان نیلام کر دیا۔

10 نومبر دیوار برلن گرادی گئی۔ یہ عمل 9 نومبر سے شروع ہو کر 10 نومبر کو رات تک جاری رہا۔ اسلامی کیلنڈر کے مطابق یہ جمعہ 10 ربیع الثانی 1410ھ کی تاریخ تھی۔ اور اس طرح Friday the 10th کی پیشگوئی ایک بار پھر پوری ہوئی۔ مورخین کے مطابق یہ واقعہ اس صدی کے اہم ترین واقعات میں سے ہے۔

13 نومبر پھرہ ضلع گجرات سے ایک احمدی خاتون معلمہ کو گرفتار کرلیا گیا۔

16 نومبر کوٹ نواب شاہ ضلع منڈی بہاؤالدین کی بیت الذکر سے کلمہ کی تختی اتار دی گئی۔

20 نومبر خوشاب کے ایک احمدی کو شادی کارڈ پر بسم اللہ لکھنے کے جرم میں دو سال قید کی سزا سنائی گئی۔

20 نومبر چک سکندر ضلع گجرات کے احمدی مرد و زن کو الٹی میٹم دیا گیا کہ وہ اپنے عقائد سے توبہ کرلیں ورنہ انہیں قتل کر دیا جائے گا۔

24 نومبر حضور نے 5 بنیادی اخلاق اپنانے کی تحریک فرمائی۔ سچائی، نرم زبان، وسعت حوصلہ، ہمدردی خلق اور عزم و ہمت۔

24 نومبر بہاولپور کے 8 احمدیوں کو فری میڈیکل کیمپ لگانے پر گرفتار کرلیا گیا۔ مقدمہ 9 افراد کے خلاف درج ہوا تھا۔

نومبر حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ پاکستان مقرر ہوئے۔

یکم دسمبر حضور نے واقفین نو کو کم از کم تین زبانیں (اردو، عربی اور ایک مقامی زبان) سکھانے کی ہدایت فرمائی۔

5 دسمبر صدر جماعت احمدیہ مرالہ ضلع گجرات کو گرفتار کرلیا گیا۔

8 دسمبر حضور نے فلسطینی منحرف حسن عودہ کی غلط حرکات کے بارہ میں خطبہ جمعہ میں تفصیلی تذکرہ فرمایا۔

15 دسمبر تمام احمدی اہالیان ربوہ کے خلاف 298C کے تحت مقدمہ درج کرلیا گیا۔

16 دسمبر جوہر آباد خوشاب میں ایک احمدی کو بس سے اتار کر زدوکوب کیا گیا۔

18 دسمبر جماعت پاکستان کے 13 سرکردہ عہدیداروں کے خلاف مقدمہ درج کرلیا گیا۔

18 تا 20 دسمبر جلسہ سالانہ قادیان۔

29 تا 31 دسمبر جلسہ سالانہ کینیا۔

متفرق

—— پورٹ لینڈ امریکہ میں بیت الذکر کی تعمیر۔

چاند سا چہرہ

جو سبھی پیاروں سے پیارا تھا حسینوں کا حسیں
خامشی سے چل دیا وہ جانب خُلد بریں

میرے جیسے ، معتبر اس کی گواہی سے ہوئے
جیسا وہ تھا ناتواں پرور، زمانے میں نہیں

عرصۂ خوشبو، پچھتر سال پر پھیلا ہوا
وہ طبیعت کا غنی، مہر محبت کا نگیں

پاس تھا ہر معترض کے واسطے شافی جواب
وہ مفکر ، وہ مدبر، وہ مقرر دلنشیں

اس کی آنکھیں تھیں کہ یا تھیں نور کی دو مشعلیں
چاند سا چہرہ منور اور ستارہ تھی جبیں

زندگی کی پائی پائی دینِ حق پر وار دی
آخری دم تک رہا وہ خادمِ دینِ متیں

خوف کا اس وقت تک قدسی کڑا پہرہ رہا
صحن دل میں چاند جب تک دوسرا اترا نہیں

عبدالکریم قدسی

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

یوگنڈا اور کینیا میں دعوت الی اللہ مہم کی ابتدائی تاریخ

یہاں حضرت مسیح موعود کے رفقاء کے ذریعہ احمدیت پہنچی اور مولانا شیخ مبارک احمد صاحب پہلے مربی تھے

محمد شفیق قیصر صاحب

مشرقی افریقہ میں کینیا، یوگنڈا، تنزانیہ، نیاسالینڈ (ملاوی) اور موزنبیق شامل ہیں۔ اسی طرح صومالیہ بھی براعظم افریقہ کے مشرقی ساحل پر واقع ہے۔ اسی طرح روانڈا، برونڈی بھی کسی وقت ٹانگا نیکا کے ساتھ مل کر جرمن ایسٹ افریقہ سے موسوم تھے۔

نیاسالینڈ جسے آج کل ملاوی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، کینیا، یوگنڈا اور موجودہ تنزانیہ (جو پہلے ٹانگا نیکا اور زنجبار تھے) کے ساتھ مل کر برٹش ایسٹ افریقہ کہلاتے تھے۔ ٹانگا نیکا اور زنجبار کا اپریل 1964ء میں الحاق ہوگیا اور دونوں مل کر جمہوریہ تنزانیہ کے نام سے موسوم ہیں۔

مشرقی افریقہ کے ممالک کینیا، یوگنڈا، تنزانیہ میں ایشین کے علاوہ عرب مہاجرین بھی آباد تھے مگر افریقن ممالک کی آزادی کے بعد اب صورت حال بہت حد تک بدل چکی ہے۔ ایشین اور دیگر باشندوں کی آبادی اب برائے نام ہے۔

مشرقی افریقہ کا بڑا حصہ خط استوا پر واقع ہے اس وجہ سے اس علاقہ میں بھی مسلسل رطوبت اور بارشوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ خط استوا پر ہونے کے باوجود موسم نہایت خوش گوار ہے۔

تنزانیہ کا ساحل بحری تجارت کے لئے زیادہ موزوں ہے کیونکہ وہاں متعدد کھاڑیاں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عربوں کی توجہ اس طرف زیادہ رہی اور یہیں سے وہ یوگنڈا، ملاوی اور کانگو میں داخل ہوئے۔

اس خطہ میں بعض علاقے کافی بلندی پر واقع ہیں۔ چنانچہ کینیا، یوگنڈا اور تنزانیہ میں کافی اونچے اونچے پہاڑ موجود ہیں۔ جن میں سے بعض پہاڑی چوٹیوں کی بلندی 19 ہزار فٹ تک ہے۔

اسلام کی اشاعت اور افریقہ پر مسلمانوں کے اقتدار سے پہلے بلکہ حضرت عیسیٰؑ کی بعثت سے بھی پہلے افریقہ کے بڑے حصہ میں شرک و بت پرستی عام تھی۔ البتہ شمالی اور مشرقی افریقہ کے ایک محدود حصے میں یہودیت پھیل چکی تھی۔ عیسائیت اور اسلام کی اشاعت کے بعد گو افریقہ کے شمال اور مشرقی علاقوں میں یہودیوں کا مذہبی اثر کم ہوگیا۔ لیکن پورے طور پر ختم نہیں ہوا۔ آج بھی افریقہ میں یہودی آباد ہیں اور غالباً یہی وجہ ہے کہ پچھلی صدی کے آخر میں جب صیہونیت کی تحریک نے جنم لیا تو ابتداءً یہ تجویز کی گئی کہ کینیا کو یہودیوں کا وطن قرار دیا جائے۔

حبشہ میں اسلام

براعظم افریقہ کے ملک حبشہ میں (جو مشرقی افریقہ کے شمال میں ہے) عہد نبویؐ میں ہی اسلام کا پیغام پہنچ چکا تھا۔ چنانچہ جب کفار مکہ نے مسلمانوں کو ہر قسم کے ظلم وستم کا نشانہ بنانا شروع کیا اور ان کا یہ ظلم وستم اپنی انتہا کو پہنچ گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ارشاد فرمایا کہ:-

جن کے لئے ممکن ہو وہ حبشہ میں ہجرت کر جائیں۔ وہاں کا بادشاہ عادل اور انصاف پسند ہے۔ اس کی حکومت میں کسی پر ظلم نہیں ہوتا۔ وہ سرزمین انشاء اللہ تمہارے لئے امن اور راحت کا موجب ہوگی۔

چنانچہ حضورؐ کے ارشاد پر نبوت کے پانچویں سال گیارہ مردوں اور چار عورتوں کا ایک مختصر سا قافلہ سمندر کے راستہ حبشہ میں داخل ہوا اور حبشہ کے عیسائی بادشاہ اصحمہ نے ان مہاجرین کا خیر مقدم کیا۔

ابھی ان لوگوں کو گئے تین ہفتے ہی ہوئے تھے کہ یہ خبر مشہور ہوگئی کہ اہل مکہ اسلام لے آئے ہیں۔ یہ خبر سن کر مہاجرین حبشہ بھی واپس مکہ لوٹ آئے مگر وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ خبر غلط تھی۔ چنانچہ ان لوگوں نے اپنے عزیزوں اور دوستوں کی پناہ میں دوبارہ مکہ میں رہنا شروع کردیا۔ لیکن کفار مکہ کے مظالم میں کوئی کمی نہ آئی تو مسلمان دوسری مرتبہ حبشہ کی طرف ہجرت پر مجبور ہوگئے۔ اس مرتبہ ہجرت کرنے والوں میں 83 مرد اور بارہ عورتیں شامل تھیں۔ یہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ تشریف لے جانے تک حبشہ ہی میں مقیم رہے۔ اور امن وچین سے زندگی بسر کرتے رہے۔ قریش نے بےحد کوشش کی کہ کسی طرح نجاشی شاہ حبشہ پر زور ڈال کر انہیں واپس مکہ بلایا جائے۔ اس غرض کے لئے انہوں نے اپنا ایک سفارتی وفد بھی حبشہ بھیجا لیکن نجاشی نے ان کی عرضداشت کو نامنظور کرتے ہوئے مسلمانوں کو ان کے حوالے کرنے سے انکار کردیا اور قریش کے وفد کو جو بڑی امیدوں کے ساتھ حبشہ گیا تھا ناکام واپس آنا پڑا۔

اس موقعہ پر مسلمانوں کو بادشاہ کے دربار میں پیغام حق پہنچانے کا بھی موقع ملا۔ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے سورۃ مریم کی ابتدائی آیات جن میں عیسائیت کا رد ہے شاہی دربار میں پڑھ کر سنائیں۔ جنہیں سن کر بادشاہ اور اس کے درباری بہت متاثر ہوئے اور بادشاہ نے کہا خدا کی قسم یہ کلام اور جو کلام موسیٰ لے کر آئے تھے ایک ہی نور سے نکلے ہیں۔

تبلیغی خط

ہجرت مدینہ کے بعد جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امراء وسلاطین کو تبلیغی خطوط روانہ فرمائے تو اس موقع پر حضور نے شاہ حبشہ کے نام بھی خط لکھا جس کے جواب میں اس نے لکھا کہ:

"ہم نے آپ کی دعوت حق کو سمجھ لیا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کے سچے رسول ہیں جن کے متعلق پہلے صحائف میں بھی خبر دی گئی ہے"

بہر حال اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ عربوں اور اہل حبشہ کے تعلقات زمانہ قبل از اسلام سے قائم تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان تعلقات کا علم تھا۔ تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ایک ہزار سال قبل مسیح سے بھی پہلے تجارتی اغراض کے مدنظر مشرقی افریقہ کے ساحل پر عربوں کی آمد ورفت کا سلسلہ جاری تھا لیکن خلافت راشدہ کے زمانہ کے بعد جب مسلمانوں میں آپس کے اختلافات بہت بڑھنے لگے اور مختلف مکاتب فکر آپس میں برسرپیکار رہنے لگے تو اس وقت بعض مظلوم اور ستم رسیدہ گروہ پرامن مقامات کی تلاش میں نکلے اور یہی وہ زمانہ ہے جب عربوں نے مشرقی افریقہ کے ساحل پر آباد ہونا شروع کردیا۔ یہ ساتویں صدی عیسوی کا زمانہ ہے اور دو سو سال کے اندر مشرقی افریقہ کے ساحل پر عربوں کی چھوٹی چھوٹی بستیاں بھی نظر آنے لگیں۔

سواحیلی

عربوں نے افریقن قبائل میں شادیاں کیں اور ان کی اولاد سواحیلی کہلانے لگی یعنی ساحل سمندر کے لوگ۔ اسی طرح ایک نئی زبان بھی معرض وجود میں آئی جو اسی مناسبت سے سواحیلی کہلائی جو عربی سے بھی فیض یافتہ اور اس کے علمی الفاظ اور اصطلاحات سے مالا مال ہے۔ اس کا رسم الخط بھی ابتداء میں عربی تھا مگر جب

مشرقی افریقہ کے ممالک

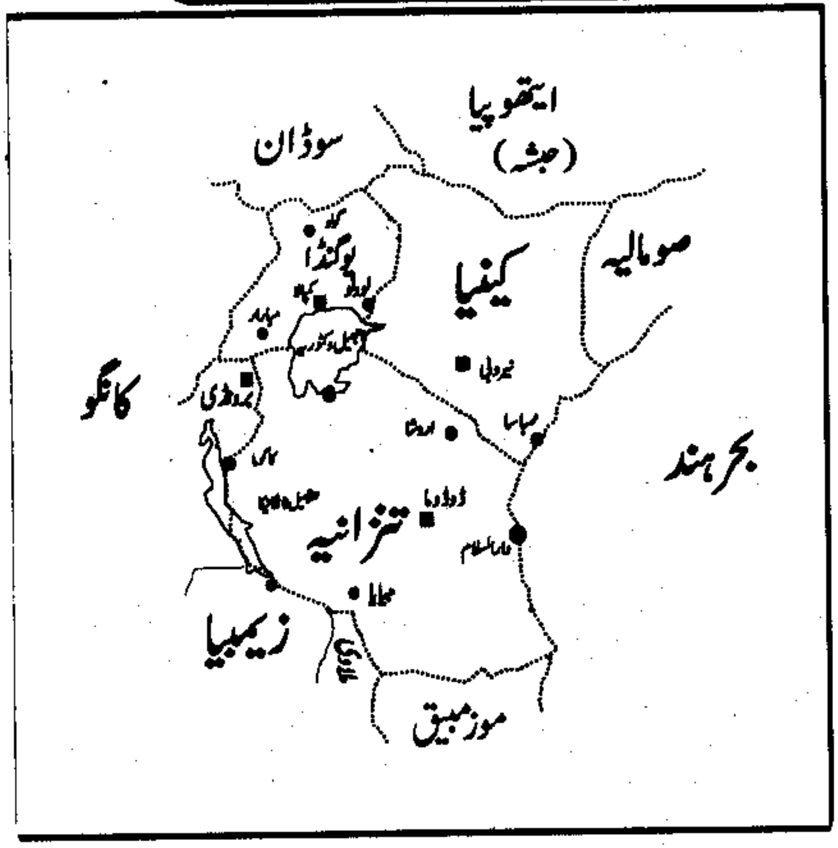

انگریزوں نے اس علاقہ کو اپنے زیرنگیں کیا تو اس کا رسم الخط بھی انگریزی کر دیا گیا۔

المسعودی 947ء۔ الادریسی 1154ء کی تحریرات کے مطابق مشرقی افریقہ کے ساحل اور زنجبار میں اس زمانہ میں اسلام پھیل چکا تھا۔ ابن ادریس کے سوسال بعد ابن سعید نے لکھا ہے کہ:

اس زمانہ میں اسلام ان علاقوں میں نہ صرف یہ کہ مستحکم ہو چکا تھا بلکہ یہاں خالص اسلامی ریاستیں قائم تھیں جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں۔

Magdishu۔ ادریسی نے اس ریاست کا ذکر نہیں کیا تاہم اس کے زمانہ میں یہ ریاست بھی کافی حد تک مستحکم تھی۔

ابن سعید نے اس کا خصوصی ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ اس زمانہ میں اس ریاست کا نام سیاحوں کی زبان پر عام تھا۔ یہاں مختلف مسلم قبائل آباد تھے اگرچہ ان کا ایک حکمران نہیں تھا تاہم ہر قبیلہ کا ایک عالم تھا جسے شیخ کہتے تھے اور سب اس کا حکم مانتے تھے۔

کلوا (Kilwa) یہاں کے باشندے حضرت زید کے متبعین کہلاتے ہیں۔ (حضرت زید ابن علی بن حسن مراد ہیں) 16ویں صدی عیسوی تک یہ سب سے اہم ریاست تھی۔ ابن بطوطہ نے بھی اپنے سفرنامہ میں اس کا تذکرہ احسن رنگ میں کیا ہے۔

Lamu لامو۔ Malinadi، ممباسہ Marka مرکا۔ ابن سعید کے مطابق یہ ریاست 50 دیہات سے زیادہ پر مشتمل تھی۔ ان کے علاوہ Barawa اور Mafia کی ریاستیں بھی تھیں۔

سترھویں عیسوی صدی تک مشرقی افریقہ کے ساحل پر پرتگالیوں اور عربوں کے درمیان کش مکش جاری رہی اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے موزنبیق کے علاوہ کینیا اور یوگنڈا کے بعض ساحلی شہر نکل چکے تھے۔ جن میں کلوا کی ریاست بھی شامل تھی اور اسلام کی تبلیغ کو سخت دھکا پہنچا 1700ء میں عمان کے سلطان نے ممباسہ اور زنجبار پر قبضہ کر لیا اور 1750ء میں کلوا کو بھی پرتگالیوں سے آزاد کروالیا۔

اس دوران عمان کے سلطان نے یہاں اپنا ایک نائب سید سعید مقرر کیا۔ اس نے مشرقی افریقہ کی ساحلی بستیوں پر قبضہ کیا اور خود ممباسہ تک آیا۔ زنجبار میں اپنا محل بنوایا۔

اب تک عربوں کی جولانگاہ صرف مشرقی افریقہ کے ساحلی علاقوں تک ہی تھی۔ مگر اس زمانے میں اندرونی علاقوں میں بھی انہوں نے زنجبار کے راستے آنا جانا شروع کر دیا۔

چنانچہ جھیل ٹانگانیکا کی بندرگاہ Ujiji (جو اس زمانہ میں وسطی مشرقی افریقہ کا اہم اسلامی مرکز تھا) میں عربوں نے آنا جانا شروع کر دیا اور 1860ء میں یہاں چند گھرانے مستقل طور پر آباد ہو گئے۔

مشرقی افریقہ پر تقریباً چھ سو سال تک مسلمانوں کا اقتدار رہا لیکن اس تمام عرصہ میں تبلیغ اسلام کی کوئی منظم جدوجہد نظر نہیں آتی۔ اگر اس زمانہ میں منظم رنگ میں تبلیغ اسلام کا کام کیا جاتا تو آج پورا مشرقی افریقہ اسلام کی آغوش میں ہوتا۔

عیسائی مشن کی بنیاد

1844ء میں عیسائی پادریوں نے اپنے پر پرزے نکالنے شروع کر دیئے اور پہلی مرتبہ اس سال ممباسہ میں عیسائی مشن کی بنیاد ڈالی گئی اور آہستہ آہستہ انہوں نے تمام مشرقی افریقہ میں اپنے مشنوں کا جال بچھانا شروع کر دیا۔

یوگنڈا میں بھی اسلام عربوں کے ذریعہ پھیلا۔ یہاں پہلی مرتبہ 1844ء میں عربوں کی آمدورفت شروع ہوئی احمد بن ابراہیم العنبری وہ پہلا عرب ہے جو اپنی تجارتی مہمات کے سلسلہ میں مشرقی علاقوں کے ناقابل عبور جنگلات کو طے کرتا ہوا اس علاقہ میں پہنچا۔

اسلام کی ابتداء

1848ء میں یوگنڈا کی اہم ریاست یوگنڈا پر شاہ سونا حکمران تھا۔ ایک دن شاہ سونا کے دربار میں احمد بن ابراہیم کی بھی رسائی ہوئی۔ اس دن بادشاہ کسی وجہ سے سخت غصہ میں تھا اور شدت غضب میں اس نے اپنی رعایا کے بہت سارے افراد کو موت کے گھاٹ اتارنے کا حکم دیا۔ احمد بن ابراہیم جو اس علاقہ میں مسافرانہ حالت میں وارد ہوا تھا اس ظالمانہ حکم کو برداشت نہ کر سکا۔ چنانچہ ارشاد نبویؐ نے انہیں بادشاہ کے روبرو کھڑا ہونے کی جرأت بخشی۔ اس نے بادشاہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

''اے بادشاہ! آپ کو اور آپ کی ساری رعایا کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اور اسی کی ذات والا صفات نے آپ کو یہ سلطنت عطا فرمائی ہے آپ اپنے اس فیصلہ پر نظرثانی کریں کیونکہ مخلوق خدا کو بلاوجہ قتل کرنا اس کے خالق کی نظروں میں بہت بڑا جرم ہے''

یوگنڈا کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ تھا کہ کوئی انسان بادشاہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ایسے الفاظ منہ سے نکالنے کی جرأت کرے۔ تمام دربار میں سناٹا چھا گیا اور تمام درباری یہ توقع کرنے لگے کہ اب احمد بن ابراہیم بھی بدنصیب مقتولین کی صف میں شامل کر دیا جائے گا اور چند لمحوں میں اس کا سر خاک میں تڑپتا ہوا نظر آئے گا۔ لیکن انہیں کیا علم تھا کہ یوگنڈا کا مطلق العنان حاکم محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے ادنیٰ ترین خادم احمد بن ابراہیم کی تبلیغ و جرأت کا شکار ہو چکا ہے۔

بادشاہ نے تھوڑا سا توقف کیا اس اثناء میں اس کا تمام غصہ زائل ہو چکا تھا۔ اس نے حیرت زدہ نگاہوں سے احمد کی طرف دیکھا اور بولا۔

''احمد! مجھے اپنے دین کے متعلق کچھ مزید بتاؤ''

احمد نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھایا اور بادشاہ کے سامنے اسلام کی حقیقت بیان کی اور یہ سلسلہ کئی روز تک جاری رہا۔ اس طرح شاہ سونا کے زمانہ میں اس ملک میں اسلام کی ابتداء ہوئی۔

احمد بن ابراہیم کوئی باضابطہ مبلغ تو نہیں تھا وہ تو ایک تاجر تھا۔ کچھ عرصہ بعد اپنے وطن لوٹ گیا۔ بعد میں شاہ سونا کا انتقال ہو گیا اور حکومت کی باگ ڈور مٹسیا اول کے ہاتھوں میں آ گئی۔ جس کے عہد میں بھی مسلمان عرب تاجروں کی آمد کا سلسلہ جاری رہا اور جس کے نتیجہ میں چند سو باشندوں نے اسلام قبول کر لیا۔ بادشاہ نے سواحیلی زبان سیکھی اور تمام باشندوں کو حکم دیا کہ وہ السلام علیکم کو رواج دیں۔ مساجد بھی تعمیر ہوئیں۔

مٹسیا کے زمانہ میں شاہی محل میں مقیم بعض مسلمانوں نے اس بناء پر ذبیحہ کھانے سے انکار کر دیا کہ وہ صحیح اسلامی طریق کے مطابق نہیں تھا۔ شاہ مٹسیا کے علم میں یہ بات آئی تو اس کے غیظ و غضب کی انتہا نہ رہی اور اس نے ان تمام بے گناہوں کو گرفتار کر کے زندہ جلانے کا حکم دے دیا اور خود بھی اسلام سے منحرف ہو گیا۔ چند لوگوں نے ملک چھوڑ کر جان بچائی۔ بعض قریبی ریاستوں میں روپوش ہو گئے لیکن ساٹھ ستر اشخاص ایسے تھے جن کی قسمت میں شہادت لکھی تھی۔ چنانچہ 1885/86ء میں کمپالہ سے چھ سات میل کے فاصلہ پر ان سب کو زندہ آگ میں جلا دیا گیا۔ اور اس طرح یوگنڈا میں افریقن مسلمانوں نے آگ میں جل کر اسلام کی اشاعت کا راستہ کھول دیا۔

کینیا میں احمدیت

1895ء میں برطانوی عہد حکومت میں یوگنڈا ریلوے کا عظیم منصوبہ شروع ہوا۔ یہ اتنا بڑا منصوبہ تھا کہ اس کی تکمیل کے لئے برطانوی حکومت نے ہندو پاکستان سے ماہرین اور مختلف پیشہ وروں کو ہزارہا کی تعداد میں مشرقی افریقہ میں بلایا۔ ان میں سیدنا حضرت مسیح موعود کے بعض جلیل القدر رفقاء بھی تھے۔ جو اس غرض کے لئے یہاں پہنچے۔ چنانچہ حضرت منشی محمد افضل ایڈیٹر اخبار البدر اور حضرت میاں عبداللہ 1896ء میں یوگنڈا ریلوے میں بھرتی ہو کر مشرقی افریقہ پہنچے۔ اسی سال حضرت ڈاکٹر محمد اسماعیل، شیخ محمد بخش، شیخ نور احمد جالندھری اور حضرت مسیح موعود کے خادم خاص حضرت شیخ حامد علی ساکن تھہ غلام نبی بھی یہاں پہنچے۔ بعض رفقاء کو آب و ہوا موافق نہ آئی اور وہ واپس چلے گئے۔

حضرت ڈاکٹر محمد اسماعیل گوڑیانوی فوج میں ملازم تھے۔ آپ نے اپنے حلقہ میں دعوت الی اللہ کا کام شروع کر دیا اور آپ کے ذریعہ کئی خوش نصیبوں کو قبول حق کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ کو ممباسہ کے مضافات کے علاوہ مشرقی افریقہ کی دوسری بندرگاہوں پر بھی جانے کا موقعہ ملا اور آپ نے ہر جگہ دعوت الی اللہ کی۔ حضرت ڈاکٹر محمد اسمٰعیل تین سال بعد واپس آ گئے۔ آپ کے بعد حضرت منشی محمد افضل اور حضرت شیخ نور احمد ہر قسم کی مخالفت کے باوجود اشاعت احمدیت میں معروف رہے۔ آپ کے ذریعہ جن لوگوں کو قبول حق کی سعادت نصیب ہوئی ان میں سب سے ممتاز فرد حضرت ڈاکٹر رحمت علی آف رنمل گجرات تھے۔ جنہوں نے قبول حق کے بعد اپنے اندر مثالی تبدیلی پیدا کی اور اپنے نیک نمونہ سے اپنے حقیقی بھائی حضرت حافظ روشن علی کو بھی سلسلہ احمدیہ سے منسلک کر دیا۔

خلافت ثانیہ کے ابتداء میں بھی ہندو پاکستان کے مختلف علاقوں سے احمدیوں کی کافی تعداد مشرقی افریقہ پہنچی اور ان میں سے اکثر نے اپنے اپنے رنگ میں دعوت الی اللہ کا کام کیا۔ اسی زمانہ میں یہاں احمدیت کی مخالفت ہونے لگی جماعت کے خلاف کثرت سے اشتہارات شائع ہونے لگے۔ اس عرصہ میں محترم قاضی عبدالسلام بھٹی نے گراں قدر خدمات اس خطہ میں سرانجام دیں آپ 1927ء میں یہاں تشریف لائے۔ آپ نے کثرت کے ساتھ اشتہارات شائع کئے اور پھر باقاعدہ ایک پریس کا قیام بھی آپ کے ذریعہ سے عمل میں آیا۔

ایسٹ افریقن ٹائمز کے ایڈیٹر کے طور پر بھی آپ کی خدمات کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔

1934ء میں انجمن حمایت اسلام نیروبی نے فیصلہ کیا کہ احمدیوں کی دینی کوششوں کے مقابلہ کے لئے کوئی عالم منگوایا جائے۔ چنانچہ اخبار زمیندار کے ایڈیٹر مولانا ظفر علی خاں کی سفارش پر لال حسین اختر مشرقی افریقہ پہنچے۔ اس پر جماعت نیروبی نے بھی یہی مناسب سمجھا کہ مرکز سے درخواست کی جائے کہ یہاں عارضی طور پر کسی مربی کو بھجوایا جائے۔ جب یہ معاملہ حضرت مصلح موعود کی خدمت میں پیش ہوا تو حضور نے محترم شیخ مبارک احمد صاحب کو مشرقی افریقہ کیلئے منتخب فرمایا۔ آپ نومبر 1934ء میں مشرقی افریقہ پہنچے۔ آپ نے یہاں آتے ہی احمدی جماعتوں کو منظم کرنا شروع کیا۔

1935ء میں آپ نے لال حسین اختر سے مختلف موضوعات پر کامیاب مناظرہ کیا جو مباحثہ نیروبی کے نام سے شائع شدہ ہے۔ آپ کی شاندار کامیابی معاندین کی آنکھوں میں بری طرح کھٹکنے لگی وہ ہر دم آپ کو نقصان پہنچانے کے درپے رہتے تھے۔ آپ پر حملہ کیا گیا۔ جس سے آپ زخمی بھی ہوئے اور جب یہ حربہ بھی ناکام رہا تو انہوں نے سوشل بائیکاٹ کا حربہ چلایا مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ حربہ بھی ناکام رہا اور جو اس کے سرغنہ تھے انہیں خدا تعالیٰ نے قبول حق کی سعادت عطا فرمائی۔

محترم شیخ صاحب نے حضرت مصلح موعود کی ہدایات کی روشنی میں منظم رنگ میں مقامی باشندوں میں دعوت الی اللہ کا کام شروع کر دیا۔ اس سے پہلے اس طرف جماعت کے دوستوں کو توجہ نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے کام میں بہت برکت دی اور دیکھتے ہی دیکھتے تمام مشرقی افریقہ میں مقامی لوگوں کی جماعتیں بھی قائم ہو گئیں اور بعض بااثر اور نامور شخصیتیں احمدیت میں داخل ہوئیں۔

1936ء میں آپ نے سواحیلی اخبار ''مپھاری یا منگو'' جاری فرمایا جو آج تک شائع ہوتا ہے اور دعوت

الی اللہ کا ایک موثر ذریعہ ہے۔ افریقن مومنوں نے اس رسالہ کی خوب آؤ بھگت کی اور بعض نے یہاں تک کہا کہ:

''اس رسالہ کے ذریعہ ہم اندھیرے سے نکل کر نور میں آ گئے ہیں اور عیسائی پادریوں کی باتوں کا جواب دینا ہمارے لئے آسان ہوگیا ہے''

عیسائی پادریوں نے اس رسالہ کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کے پیش نظر یہ اعلان کرنا شروع کردیا کہ جس کے ہاتھ میں احمدیہ مشن کا یہ رسالہ آئے اسے فوراً جلا دیا جائے اور رومن کیتھولک کو اس کا پڑھنا حکماً بند کیا جاتا ہے۔ عیسائی اخبارات کے ایڈیٹروں نے شیخ صاحب کو دھمکیاں دینی شروع کردیں مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ شیخ صاحب موصوف کا کچھ نہ بگاڑ سکے اور اللہ تعالیٰ آپ کے کام میں برکت دیتا چلا گیا۔

شیخ صاحب کی دوررس نگاہوں نے یہ بھانپ لیا کہ احمدیہ سکولوں کا قیام اس ملک میں بہت ضروری ہے آپ نے اس طرف بھی توجہ فرمائی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخالفتوں اور مشکلات کے باوجود 1937ء میں طبورا احمدیہ سکول کا قیام عمل میں آیا۔

دعوت الی اللہ کا ایک موثر ذریعہ مختلف سکولوں میں دین حق پر تقاریر ہے۔ شیخ صاحب نے اس طرف بھی خصوصی توجہ دی۔ آپ نے اس ذریعہ سے خصوصی فائدہ اٹھایا۔ لٹریچر کی تیاری کی طرف بھی آپ نے خصوصی توجہ دی اور سب سے پہلے سواحیلی ترجمہ قرآن کی طرف توجہ فرمائی اور سترہ سال کی محنت شاقہ کے بعد 1952ء میں پہلی مرتبہ کسی دینی جماعت نے سواحیلی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع کیا۔ اس کے علاوہ بہت سا قیمتی لٹریچر شائع کیا گیا۔ بیوت الذکر کی تعمیر کی گئی۔

شیخ صاحب کے ذریعہ بعض انگریز بھی یہاں احمدیت میں داخل ہوئے جن میں احمد لاسن قابل ذکر ہیں۔ انہوں نے جماعت میں داخل ہوتے ہی دین حق کے متعلق مضامین کا سلسلہ شروع کردیا اور متعدد چھوٹے چھوٹے پمفلٹ لکھے جو بہت مقبول ہوئے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ جماعت احمدیہ نے مشرقی افریقہ میں ٹھوس بنیادوں پر کام کیا ہے اور خدا تعالیٰ نے اس چھوٹی سی جماعت کو ایسے ایسے عظیم الشان کام کرنے کی اس خطہ میں توفیق عطا فرمائی جس کی توفیق بڑی بڑی مالدار تنظیموں کو نہ مل سکی۔

مشرقی افریقہ کے احمدیہ مشن کے متعلق غیروں کی آراء میں سے صرف ایک حوالہ اس موقعہ پر پیش کرتا ہوں۔ یہ حوالہ احمدیت کے شدید معاند اخبار ''نوائے وقت'' کا ہے ''نوائے وقت'' کے نامہ نگار متعین امریکہ حنیظ ملک لکھتے ہیں:

''حال ہی میں امریکہ کے مشہور و معروف پادری بلی گراہم نے افریقہ کا دورہ کیا۔ گزشتہ ہفتہ انہوں نے صدر آئزن ہاور سے وائٹ ہاؤس میں چالیس منٹ تک تبادلہ خیالات کیا اور صدر آئزن ہاور کو یہ مشورہ دیا کہ وہ نائیجیریا کا دورہ کریں............ انہوں نے رپورٹروں کو بتایا کہ مسلمان مشرقی افریقہ میں جب سات حبشیوں کو مسلمان بناتے ہیں تو عیسائی مشنری کہیں مشکل سے تین کو عیسائی بنانے میں کامیاب ہوتے ہیں۔

پھر آگے چل کر لکھتا ہے:

''افریقہ میں اگر کوئی پاکستانی مذہبی مشینری کام کر رہی ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہے۔ نیروبی میں تو احمدیوں نے ایک بہت بڑا مذہبی (۔) مرکز قائم کر رکھا ہے۔ اخبار بھی شائع کرتا ہے............ بلی گراہم جب اپنے حالیہ دورہ میں نیروبی گئے تو (دین) کی طرف سے اگر کسی جماعت نے انہیں مباحثہ کی دعوت دی تو وہ جماعت احمدیہ تھی''

(نوائے وقت لاہور 2 اپریل 1960ء)

حضرت مصلح موعود نے 1945ء میں فرمایا:

''خدا نے ان افریقن ممالک کو احمدیت کے لئے محفوظ رکھا ہوا ہے اور (دین) کی ترقی کے ساتھ ان کا نہایت گہرا تعلق ہے۔ ہمارا مستقبل افریقہ کے ساتھ وابستہ ہے افریقن ممالک میں دس پندرہ کروڑ کی آبادی ہے جو انہی حالات میں سے گزر رہی ہے جن میں سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت عرب گزر رہا تھا۔ وہ خشک لکڑیاں ہیں جو سوکھے ہوئے پتوں کے ڈھیر ہیں جو میلوں میل مختلف علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ مگر ضرورت ان ہاتھوں کی ہے جو دیا سلائی لیں اور ان خشک لکڑیوں اور پتوں کے ڈھیر کو جلا کر راکھ کردیں۔ ایسی راکھ جو دنیا کی نظر میں تو راکھ ہو گی لیکن خدا تعالیٰ کی نظر میں وہ تریاق ایسے کیمیاوی مادے اپنے اندر رکھتا ہوگا کہ نہ صرف ان لوگوں کی زندگی کا باعث ہوگا۔ بلکہ ساری دنیا کو زندہ کرنے کا ذریعہ بن جائے گا۔ خدا تعالیٰ نے عین وقت پر مجھے اس طرف توجہ دلائی اور پھر اس نے محض اپنے فضل سے غیر معمولی ترقی کے دروازے اس ملک میں ہمارے لئے کھول دیئے خدا تعالیٰ نے یہ راز مجھ پر کھول دیا کہ یہ وہ ملک ہے جس میں ہمارے لئے غیر معمولی طور پر ترقی کے راستے کھلے ہیں اور جن کو کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا............ اگر ہمارے نوجوان جلد جلد اس ملک میں (دعوت الی اللہ) کے لئے نہیں جائیں گے اور قلیل سے قلیل عرصہ میں سارے علاقہ کو فتح کرنے کی کوشش نہیں کریں گے تو ہمارے لئے ترقی کی کوئی صورت باقی نہیں رہے گی۔ خدا نے یہ علاقہ ہمارے لئے ہی رکھا ہے مگر ہوسکتا ہے کہ ڈاکو آئیں اور اس علاقہ کو ہم سے چھین کر لے جائیں............ اگر ہم کچھ بھی کوشش کریں تو چونکہ حق ہمارے ساتھ ہے اس لئے نہ صرف حق کے لحاظ سے ہمیں غلبہ حاصل ہوگا بلکہ افریقن فطرت بھی ہماری تائید کرے گی اور ہر حریف پر ہمیں فضیلت حاصل ہو گی کہ وہ تو صرف طاقت کے زور سے چھیننا چاہے گا۔ مگر ہمیں سچائی کی طاقت حاصل ہوگی اور افریقن فطرت بھی ہماری تائید کرے گی اس لئے وہ قومیں بہر حال ہماری طرف آئیں گی اور ان کی طرف نہیں جائیں گی۔ پس ہمارے لئے یہ بڑی ہوشیاری اور بیداری کا وقت ہے انتہائی سرعت اور تیزی کے ساتھ کام کرنے کا وقت ہے۔ دنوں اور گھنٹوں کے اندر ہمیں تمام افریقہ پر چھا جانا چاہئے...... اور تثلیث کی بجائے خدائے واحد کی بادشاہت اس ملک میں ہمیشہ کے لئے قائم کردینی چاہئے''

(خطاب 18 فروری 1945ء الفضل 8 فروری 1961ء)

مکرم مولانا محمد صدیق صاحب شاہد گورداسپوری

محترم شیخ نصیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ

محترم شیخ نصیر الدین احمد صاحب محترم ڈاکٹر بدرالدین صاحب کے صاحبزادے تھے جن کو کئی سال تک بورنیو میں آنریری طور پر نہایت ہی اخلاص اور محنت کے ساتھ دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دینے کی سعادت نصیب ہوئی تھی لہٰذا محترم شیخ صاحب کو خدمت دین کا جذبہ اپنے والد صاحب محترم سے ورثہ میں ملا تھا بلکہ اپنے دادا حضرت خان فرزند علی خان صاحب سے جن کو امام بیت الفضل لندن کے طور پر کئی سال تک خدمت دین کی توفیق ملی۔

محترم شیخ نصیر الدین صاحب سے خاکسار کے قادیان سے ذاتی تعلقات تھے کیونکہ ہم دونوں ایک ہی محلہ دارالعلوم میں رہائش پذیر تھے اس وقت میں مدرسہ احمدیہ میں پڑھتا تھا اور آپ جامعہ احمدیہ میں۔ میں نے بعض کتب بھی آپ سے حاصل کی تھیں۔ آپ نے مولوی فاضل کے بعد 1946ء میں وقف کیا پھر پاکستان میں آ کر 1950ء میں وقف کیا اور جامعة المبشرین میں داخل ہوئے اور شاہد کرنے کے بعد 1955ء میں پہلی بار آپ دعوت الی اللہ کے لئے نائیجیریا تشریف لے گئے اس دوران آپ نے دنیاوی تعلیم بھی جاری رکھی اور مولوی فاضل اور شاہد کے علاوہ آپ نے بی۔اے۔بی۔ٹی۔ایم اے انگلش۔ایم اے عربی۔ایم ایس سی فزکس وغیرہ کی ڈگریاں بھی حاصل کریں۔

ربوہ آکر بھی ہمارے تعلقات بڑھتے گئے پھر خدا تعالیٰ نے ہم دونوں کو سیرالیون میں اکٹھا کردیا اکتوبر 1959ء میں آپ کا تبادلہ نائیجیریا سے سیرالیون کردیا گیا۔ چنانچہ خاکسار جب دسمبر 1959ء میں دوسری بار سیرالیون گیا تو آپ وہاں اس وقت امیر و مربی انچارج کے طور پر فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ اس وقت سیرالیون مشن کا ہیڈ کوارٹر بو شہر تھا لہٰذا محترم شیخ صاحب نے خاکسار کو اپنے پاس بو میں ہی کام کرنے کی ہدایت کی اور میرے سپرد پریس اور فنانس وغیرہ کے کام کئے گئے ہم نے اس عرصہ میں باہمی افہام و تفہیم اور محبت اور پیار کے ساتھ کام کیا پھر سال بعد میرا تبادلہ فری ٹاؤن کردیا گیا۔ اس عرصہ میں مجھے محترم شیخ صاحب کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا آپ ایک باذوق خوش طبع ملنسار اور منکسر المزاج انسان تھے۔ دعوت الی اللہ کا ایک خاص جذبہ آپ میں موجود تھا اور گفتگو نہایت موثر رنگ میں کرتے آپ کو شاعری سے بھی لگاؤ تھا لہٰذا جب بھی کوئی مجلس اپنے دوستوں کی ہوتی اس میں اپنے اشعار سنانے شروع کر دیتے گو ان اشعار میں دینی اور جماعتی رنگ زیادہ ہوتا مگر بعض دفعہ ان میں طنز و مزاح کی آمیزش بھی ہوتی جس سے مجلس میں ایک خوشگوار ماحول پیدا ہو جاتا۔

سیرالیون میں آپ سے قبل گو پرائمری سکولز تو درجنوں میں تھے مگر مشن کے تحت کوئی سیکنڈری سکول نہیں تھا اور حکومت اس وجہ سے اجازت نہیں دے رہی تھی کہ مشن کے پاس کوئی کوالیفائیڈ استاد نہیں تھے مگر جب آپ نے اپنی ڈگریاں حکومت کو پیش کرکے سیکنڈری سکول کھولنے کے لئے درخواست دی تو حکومت سیرالیون نے فوراً احمدیہ مشن کو سیکنڈری سکول کھولنے کی اجازت دے دی۔ اس طرح 1960ء میں بو (Bo) میں پہلا احمدیہ سیکنڈری سکول جاری ہو گیا جس کے پہلے پرنسپل محترم شیخ نصیر الدین احمد صاحب تھے۔

آپ نے اس سکول کی ترقی بہبود اور تعلیمی لحاظ سے ایک معیاری سکول بنانے میں بہت ہی محنت اور جانفشانی اور لگن سے کام کیا اور تن تنہا دن رات اس کی تعمیر و ترقی کے لئے کوشاں رہے اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ سکول ملک بھر میں تعلیم اور کھیلوں کے لحاظ سے ایک اعلیٰ درجہ کا سکول شمار ہوتا ہے۔ پھر اس کے بعد متعدد سیکنڈری سکولز مشن کے تحت جاری ہوتے چلے گئے۔

آپ کے پاس ایک پرانی جیپ ٹائپ گاڑی تھی جس پر آپ جماعتوں اور سکولز کا دورہ کرتے۔ محترم شیخ صاحب علاوہ نائیجیریا جہاں آپ دو بار تشریف لے گئے۔ سیرالیون۔ تنزانیہ اور زیمبیا میں بھی خدمت دین کی توفیق ملی۔ اسی طرح ربوہ میں قیام کے دوران جامعہ احمدیہ میں بطور پروفیسر آپ کو کام کرنے کا موقع ملا اور کچھ عرصہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں دینیات کے استاد بھی رہے۔

آپ مارچ 1983ء میں ریٹائر ہوئے آپ کے 3 لڑکے اور 5 لڑکیاں ہیں جو امریکہ میں تھے لہٰذا 1984ء میں رخصت لے کر مع اہلیہ بچوں کے پاس امریکہ گئے وہاں آپ گلے کے کینسر سے بیمار ہوگئے اور اسی بیماری میں 1990ء میں وہاں وفات پاگئے۔ اللہ تعالیٰ محترم شیخ صاحب مرحوم کو جنت میں بلند مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

محمد ادریس شاہد صاحب

چوہدری محمد اسماعیل صاحب عرف بابا مالی

مائی ریشم بی بی صاحبہ کے بیٹے اور مائی بھانو کے نواسے مکرم چوہدری محمد اسماعیل صاحب مورخہ 13 جنوری 2002ء کو اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ خاکسار آپ کا اکلوتا بیٹا ہے۔ میری پیدائش سے پہلے ہی والد محترم نے خاکسار کی زندگی وقف کر دی۔ اور پھر جونہی میں نے ہوش سنبھالا والد صاحب کی زبان سے اپنے متعلق ہمیشہ یہی سنا کہ یہ خدا کی امانت ہے۔ جب بھی کوئی پوچھتا کہ یہ بچہ آپ کا ہے تو اس کا یہی جواب دیتے کہ خدا کی امانت ہے۔ اور پھر اس یقین کا اظہار اس وقت ہوا جب خاکسار 1996ء میں ایک غیر معمولی حادثہ کا شکار ہوا تو حادثہ کی خبر سن کر پہلے تو کافی دھچکا لگا لیکن تھوڑی دیر بعد جب یاد آیا کہ یہ تو خدا کی امانت تھی تو سنبھل گئے۔ تمام ملنے والوں سے یہی بیان کرتے رہے کہ میں تو اس کی پیدائش سے پہلے ہی خدا کو دے چکا ہوں وہ تو خدا کی امانت میرے پاس تھی اگر اب خدا نے اپنی امانت واپس لینے کا ارادہ فرمایا ہے تو مجھے اعتراض کا کوئی حق نہیں ہے۔ حادثہ کے بعد علاج کے دوران لندن میں مکرم نواب منصور احمد خاں صاحب وکیل التبشیر عیادت کیلئے تشریف لائے تو انہوں نے بتایا کہ آپ کے والد صاحب بہت تسلی اور اطمینان سے ہیں۔ لطف کی بات یہ ہے کہ جب خاکسار نے میٹرک کیا تو بہت سے لوگوں نے والد صاحب کو مشورہ دیا کہ تمہارا ایک ہی بیٹا ہے۔ اقتصادی حالت کمزور ہے اسے جامعہ میں داخل کرانے کی بجائے کسی ایسے شعبے میں لے جاؤ جہاں اقتصادی حالت بدل جائے۔ ان سب باتوں اور مشوروں کا والد صاحب کی طرف سے ایک ہی جواب تھا کہ میں نے جو ڈاکٹر بنانا ہے بنا لیا ہے اور بڑے اطمینان قلب سے مجھے جامعہ احمدیہ میں بھجوایا۔

والد صاحب کی نانی اماں محترمہ مائی بھانو صاحبہ کو تو سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت اور آپ کی والدہ مائی ریشم بی بی صاحبہ کو حضرت اماں جان کی خدمت کا شرف حاصل ہوا مگر اس کے باوجود ان کی اولاد میں سے احمدیت کی نعمت صرف ہمارے والد صاحب کے حصہ میں آئی۔ باقی تمام بہنیں اور بڑے بھائی اس روحانی نعمت سے محروم رہے۔ ہمارے تایا بیان کیا کرتے تھے کہ ہم نے حضرت اماں جان کے گھر سے جتنا نمک کھایا ہے اپنے گھر سے اتنا آٹا نہیں کھایا۔

والد صاحب نے تقسیم ملک سے قبل فوج میں ملازمت کی۔ اس دوران احمدیت کا تعارف ہوا تو بیعت کی سعادت مل گئی۔ یہ حیرت کی بات ہے کہ والدہ صاحبہ اور تمام بہن بھائی کثرت سے حضرت اماں جان کے گھر جاتے رہے لیکن اس وقت بیعت کی طرف کسی کا دھیان نہ ہوا۔ والد صاحب نے بتایا کہ جب احمدیت کے بارے میں معلومات ملیں تو کسی نے یہ بھی بتایا کہ جو احمدی ہو اس کو پیسے بھی ملتے ہیں جس پر والد صاحب نے کہا کہ میں بیعت تو ضرور کروں گا لیکن پیسہ کوئی نہیں لوں گا۔ جب بیعت کی اطلاع بڑے بھائی کو ملی تو انہوں نے مخالفت شروع کر دی۔ والد صاحب اکثر و بیشتر اپنی فیلڈ میں ہی رہے۔ جرمنی کے ساتھ جنگ ختم ہوئی تو نوکری سے فارغ ہو کر گاؤں آ گئے۔ تقسیم ملک کی کارروائیاں شروع ہوئیں۔ جب تقسیم کا میدان گرم تھا۔ ہجرت جاری تھی۔ ان دنوں قادیان کو قلعہ کی حیثیت حاصل تھی ہمارا گاؤں نتاں موکلاں بھی قادیان سے قریب ہی واقع ہے۔ والد صاحب عورتوں اور بچوں کے ایک وفد کو اپنی حفاظت میں قادیان لا رہے تھے۔ سابق فوجی آدمی، جوان، رعب دار، وہاں تعینات فوج نے آپ کو خطرناک شخص سمجھ کر گرفتار کر لیا۔ جیل میں آپ کو احمدی بزرگان سید ولی اللہ شاہ صاحب، مولانا احمد خاں نسیم صاحب، چوہدری فتح محمد صاحب سیال کی صحبت حاصل رہی جس نے صحیح طور پر محترم والد صاحب پر احمدیت کا نقش جما دیا جس کے باعث آپ نے جیل سے رہائی کے بعد اپنے گاؤں رہائش اختیار کرنے کی بجائے مکرم سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے پاس سکول میں آ کر ملازمت شروع کر لی۔ ہمیں خانقاں ڈوگراں اور فاروق آباد کے قریب ایک گاؤں شیرو کی میں زمین الاٹ ہوئی۔ والد صاحب چنیوٹ میں رہائش رکھتے تھے۔ پھر جب سکول ربوہ منتقل ہوا تو ربوہ آ گئے ان کے بڑے بھائی نے زمین کی بابت آپ کے ساتھ قسما قسم کی زیادتیاں شروع کیں تو والد صاحب نے مکمل طور پر زمین سے دستبرداری پر دستخط کر دیے۔

ربوہ میں رہائش کے دوران 1954ء میں خاکسار کی پیدائش ہوئی آپ نے میری زندگی وقف کر دی۔ سکول کے کوارٹر خالی کرنے کا نوٹس ملا تو والدہ صاحبہ محترمہ چراغ بی بی صاحبہ نے والد صاحب سے کہا کہ تم اپنا کوئی پلاٹ لے لو۔ انہوں نے کہا تمہیں معلوم ہے کہ ہمارے پاس تو کوئی رقم نہیں والدہ صاحبہ نے اپنا زیور اتار کر پیش کر دیا اور کہنے لگیں اب یہ آپ کے لئے حلال اور میرے لئے حرام۔ چنانچہ کچھ اور رقم قرض لے کر دارالیمن میں پلاٹ خریدا اور مکان بنایا۔ محترم والد صاحب کو وصیت کرنے کی توفیق بھی ملی۔ چندہ وصیت اور تمام چندہ جات بر وقت ادا کرنے کی بہت فکر رہتی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی وفات کے وقت خدا کے فضل سے کسی بھی طوعی یا لازمی چندہ کا کوئی بقایا آپ کے یا ہماری والدہ صاحبہ کے ذمہ نہ تھا۔ چنانچہ آپ کی وفات کے وقت حصہ آمد کی ادائیگی کے بعد جو رقم آپ کے کھاتہ امانت صدر انجمن احمدیہ میں تھی ہم نے وہ ساری رقم آپ کی طرف سے بیت الفتوح لندن کے کھاتے میں جمع کروا دی۔

جب سے خاکسار نے ہوش سنبھالا والد صاحب کو نماز باجماعت کا پابند دیکھا صرف خود ہی نماز کا اہتمام نہ کرتے بلکہ گھر میں بھی سختی سے نگرانی فرماتے۔ بیماری کی حالت میں بھی والدہ صاحبہ اور والد صاحب عین اس وقت گھر پر نماز ادا کرتے جو اوقات بیت الذکر میں مقرر ہوتے۔

خاکسار بیرون ملک خدمت سلسلہ میں مصروف تھا۔ 1998ء میں واپسی ہوئی۔ محترم والد صاحب نے کہا میں نے تم کو بلایا ہے کیونکہ میں خدا سے کہتا تھا کہ یا اللہ! اب ہم بیمار ہیں کوئی بھی ہمارے پاس نہیں جو دوائی لا کر دے اب تو خود ہی ہماری دوائی کا انتظام کر مجھے جب بھی دوائی کی ضرورت ہوئی تجھے ہی کہوں گا کہ مجھے دوائی لا دے اب تیرا کام ہے کہ تو ہسپتال سے دوائی لائے اور پھر شفا بھی دے۔

خدا کا شکر ہے کہ واپسی پر کچھ وقت خاکسار اور سب اہل خانہ نے خدمت کی سعادت حاصل کی اور لطف کی بات ہے کہ جب وفات ہوئی اس وقت بھی ہم سب گھر میں موجود تھے۔ جب والد محترم پر بے ہوشی کی کیفیت طاری ہوئی تو ہسپتال سے ایمبولینس منگوا کر ہسپتال لے گئے ہسپتال پہنچ کر معلوم ہوا کہ روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ـ ربوہ

مسل نمبر 34966 میں فوزیہ منیر بنت منیر احمد قوم ارائیں پیشہ طالب علمی عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ احمد پور ضلع سانگھڑ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 12-1-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 20 ماشے مالیتی -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ فوزیہ منیر بنت منیر احمد۔ گوٹھ احمد پور ضلع سانگھڑ گواہ شد نمبر 1 منیر احمد والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 طارق محمود چیمہ ولد نذیر احمد چیمہ گوٹھ احمد پور

مسل نمبر 34967 میں شہناز منیر زوجہ منیر احمد قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ احمد پور ضلع سانگھڑ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 12-12-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 12 تولے مالیتی -/72000 روپے۔ 2۔ ترکہ والد محترم -/12000 روپے۔ 3۔ حق مہر -/2500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شہناز منیر زوجہ منیر احمد گوٹھ احمد پور گواہ شد نمبر 1 منیر احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 رانا محمد ظفر اللہ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ گوٹھ احمد پور

اسپرین کا استعمال

اسپرین دل کے حملے میں بہت مفید اور اہم کردار ادا کرتی ہے مگر اکثر عوام اس حقیقت سے بے خبر ہیں۔ اس سے متعلق عوام کو شعور دینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ڈاکٹر کے مشورے کے مطابق ان تمام مریضوں کو اسپرین استعمال کرنی چاہئے جن میں دل کی بیماری کے لئے ایک یا ایک سے زیادہ وجوہات ہوں۔ جن افراد کو ورثہ میں ذیابیطس، بلڈ پریشر اور زیادہ وزن کی بیماریاں ملتی ہیں۔ انہیں تندرستی کی حالت میں پرہیز کی ضرورت ہے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

منگل یکم جولائی 2003ء

12.05 a.m عربی سروس
1-10 a.m چلڈرنز کارنر
1-30 a.m مجلس سوال و جواب
2-40 a.m کوئز
3-30 a.m فرانسیسی پروگرام
4-30 a.m وادی کیلاش کی سیر اور تعارف
5-05 a.m تلاوت، انصار سلطان القلم خبریں
5-50 a.m چلڈرنز کارنر
6-30 a.m مجلس سوال و جواب
7-40 a.m طب و صحت
8-15 a.m لجنہ میگزین
9-15 a.m سولر سسٹم کا تعارف
10-05 a.m ملاقات
11-05 a.m تلاوت، خبریں
11-35 a.m لقاء مع العرب
12-40 p.m تقریر
1-00 p.m لجنہ میگزین
1-50 p.m مجلس سوال و جواب
3-15 p.m انڈونیشین سروس
4-15 p.m طب و صحت
5-05 p.m تلاوت، انصار سلطان القلم، خبریں
6-00 p.m مجلس سوال و جواب
7-00 p.m بنگلہ سروس
8-05 p.m ملاقات
9-00 p.m فرانسیسی پروگرام
10-00 p.m جرمن سروس
11-05 p.m لقاء مع العرب۔

بدھ 2 / جولائی 2003ء

12-10 a.m عربی سروس
1-10 a.m چلڈرنز کارنر
1-45 a.m مجلس سوال و جواب
2-55 a.m تعارف
3-55 a.m ملاقات
5-55 a.m تلاوت، ہماری تعلیم، خبریں
6-30 a.m مجلس سوال و جواب
7-30 a.m ہماری کائنات
8-05 a.m تقریر
8-35 a.m سیرت صحابہ رسولؐ
9-25 a.m خطبہ جمعہ
9-50 a.m تلاوت، خبریں
11-00 a.m لقاء مع العرب
11-30 a.m سواحیلی سروس
12-30 p.m مجلس سوال و جواب
1-45 p.m سفر ہم نے کیا
2-15 p.m انڈونیشین سروس
4-15 p.m سیرت صحابہ رسولؐ
5-05 p.m تلاوت، ہماری تعلیم، خبریں
6-00 p.m مجلس سوال و جواب
7-00 p.m بنگلہ سروس
8-00 p.m جرمن سروس
9-10 p.m فرانسیسی سروس
11-10 p.m لقاء مع العرب

جمعرات 3 / جولائی 2003ء

12-10 a.m عربی سروس
1-00 a.m چلڈرنز کارنر
1-30 a.m مجلس سوال و جواب
2-30 a.m ہماری کائنات
3-05 a.m سفر ہم نے کیا
3-30 a.m خطبہ جمعہ
4-30 a.m ہماری تعلیم
5-05 a.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m چلڈرنز کارنر
6-30 a.m مجلس سوال و جواب
7-50 a.m پیرہن
8-30 a.m ایم ٹی اے کینیڈا کے پروگرام
9-30 a.m کمپیوٹرسب کے لئے
10-00 a.m ترجمۃ القرآن کلاس
11-05 a.m تلاوت، خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-35 p.m سندھی سروس
1-45 p.m مجلس سوال و جواب
2-45 p.m تقریر
3-15 p.m انڈونیشین سروس
4-15 p.m کمپیوٹرسب کیلئے
5-05 p.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
5-40 p.m مجلس سوال و جواب
7-00 p.m بنگلہ سروس
8-00 p.m ترجمۃ القرآن کلاس
9-00 p.m فرانسیسی سروس
10-00 p.m جرمن سروس
11-10 p.m لقاء مع العرب

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

اعلان داخلہ O-Level

نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

بہترین ماحول اور اعلیٰ تعلیمی نتائج کے حامل تعلیمی ادارہ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ سے O-Level کرنے کے خواہشمند احمدی طلباء و طالبات کے لئے سنہری موقع۔ لڑکوں کیلئے ہوسٹل کی سہولت اور پاکستان کے دوسرے بڑے شہروں کی نسبت نہایت کم اخراجات، مرکز کے عمدہ دینی ماحول میں تعلیم حاصل کرنے کے اس موقع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ مزید تفصیلات کیلئے نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کے دفتر سے رابطہ فرمائیں۔

فون نصرت جہاں اکیڈمی: 04524-212067

سانحہ ارتحال

مکرم خالد محمود صاحب کارکن دفتر وصیت ابن مکرم عبدالرحمٰن صابر صاحب تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے نانا جان مکرم اسرار احمد خان صاحب شاہجہانپوری مقیم دارالضیافت حال دارالفتوح ربوہ مورخہ 20 جون 2003ء بروز جمعہ بعمر 89 سال وفات پا گئے۔ اسی روز بعد نماز مغرب بیت المہدی میں مکرم مقصود احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور عام قبرستان میں قبر تیار ہونے پر مکرم ملک منیر احمد صاحب صدر محلہ دارالفتوح ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیٹی اور داماد کے علاوہ ایک نواسہ اور چھ نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

ولادت

مکرم سہیل احمد جنجوعہ صاحب ایڈووکیٹ سیکرٹری وقف جدید گلگشت کالونی ملتان کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 7 / اپریل 2003ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ اس کا نام عرفہ سہیل تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم محمد اسلم جنجوعہ صاحب سیکرٹری رشتہ ناطہ ضلع ملتان کی پوتی اور مکرم ملک محمود احمد صاحب کھاد فیکٹری ملتان کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے بچی کے نیک، خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تصحیح

خاکسار کی مرتب کردہ کتاب ایم ایم احمد۔ شخصیت اور خدمات میں ص 11 پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی خدمات کے ضمن میں لکھا گیا ہے کہ آپ کو حضرت مسیح موعود نے صدر انجمن احمدیہ کا ممبر مقرر فرمایا تھا۔ یہ درست نہیں۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے 1911ء میں صدر انجمن احمدیہ کا ممبر نامزد فرمایا تھا۔ احباب اسے ملحوظ رکھیں۔ (عبدالسمیع خان)

بقیہ صفحہ 1

نمبر 3 (I.C.S)
نمبر 4 (Math,Stat,Economics)
نمبر 5 (Math, Stat, Physics)
نمبر 6 (Stat, Economics, Computer)

☆ انٹرویو یکم اور 2 جولائی 2003ء کو ہوگا۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

لاہور کا تعلیمی اداروں میں سال اول کیلئے گزشتہ سال کا میرٹ

نام تعلیمی ادارہ	پری میڈیکل	پری انجینئرنگ	جنرل سائنس	آئی۔سی۔ایس
گورنمنٹ کالج یونیورسٹی	724	736	620	714
کنیئرڈ کالج برائے خواتین	746	746	690	-
لاہور کالج یونیورسٹی برائے خواتین	722	729	603	713
ایف سی کالج	715	713	519	677
کوئین میری کالج	700	693	679	564
اپوا کالج برائے خواتین	660	650	550	640
گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائنز	664	685	565	630
گورنمنٹ فاطمہ جناح کالج	623	635	413	655
گورنمنٹ دیال سنگھ کالج	450	450	400	520
گورنمنٹ دیال سنگھ کالج	-	-	-	450 آئی کام

(نظارت تعلیم)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعہ	27-جون	زوال آفتاب	12-11
جمعہ	27-جون	غروب آفتاب	7-20
ہفتہ	28-جون	طلوع فجر	3-22
ہفتہ	28-جون	طلوع آفتاب	5-02

امریکہ کشمیر کیلئے روڈ میپ دے صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ امریکی صدر بش اپنا اثر ورسوخ استعمال کر کے مقبوضہ کشمیر کیلئے بھی مشرق وسطی کی طرز پر روڈ میپ دیں۔

تبت چین کا حصہ بھارت نے تبت کو چین کا حصہ تسلیم کر لیا ہے اور چین کو یقین دہانی کرائی ہے کہ تبت کا علاقہ چین مخالف سرگرمیوں کیلئے استعمال نہیں ہونے دیں گے۔ چینی صدر نے کہا ہے کہ دونوں ملک تعلقات کے نئے دور کیلئے سنجیدہ ہیں۔

سرحد کے عوام طالبان والا نظام نہیں چاہتے صدر مشرف نے امریکی ٹی وی چینل کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ اگر صوبہ سرحد میں پانی سر سے گزرا تو پھر میں اپنا کردار ادا کروں گا سرحد اسمبلی کے فیصلوں کو سرحد کے عوام نے بھی پسندیدگی سے نہیں دیکھا اور نہ ہی وہ طالبان والا نظام چاہتے ہیں۔

اپوزیشن مہربانی کرے تحریک عدم اعتماد واپس لے لے وزیراعظم میر ظفر اللہ جمالی نے کہا ہے کہ حکومت کی اپوزیشن کے ساتھ کوئی محاذ آرائی یا کشیدگی نہیں ہم دونوں پارلیمنٹ اور ایک نظام کا حصہ ہیں ہم نے اپنا اپنا کردار ادا کرنا ہے۔ اپوزیشن مہربانی کرے، تحریک عدم اعتماد واپس لے لے۔

نئی پالیسی سے صنعتکاری کی رفتار تیز ہوگی وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ نئی انڈسٹریل پالیسی سے صنعتکاری کی رفتار تیز ہو جائے گی اور محنت کشوں کی بہبود اور حقوق کا تحفظ یقینی بنا دیا جائے گا۔ نجی شعبہ کو غیر ضروری سرکاری مداخلت سے آزاد کیا جا رہا ہے۔

تحریک عدم اعتماد ناکام ہوگئی وزیر اطلاعات ونشریات نے کہا ہے کہ سپیکر قومی اسمبلی کے خلاف تحریک عدم اعتماد پر بحث کیلئے بلائے گئے اجلاس سے قبل ہی آثار ہیں کہ یہ تحریک ناکام ہوگئی ہے۔

مشرف سے ڈیل کر کے نہیں آؤں گا سابق وزیراعظم نواز شریف نے جنرل مشرف کے ساتھ کسی بھی ڈیل کو خارج از امکان قرار دیتے ہوئے انہیں موجودہ سیاسی جمود کا ذمہ دار قرار دیا ہے۔ ڈیلی ٹائمز کے ساتھ انٹرویو میں انہوں نے ڈیل کے تحت وطن واپسی کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ اگر وہ چاہتے تو یہ کام 12۔اکتوبر 1999ء کو ہی کر لیتے۔

قومی اسمبلی کا اجلاس کل ہوگا صدر پاکستان نے قومی اسمبلی کا اجلاس کل (28 جون) کو صبح 11 بجے پارلیمنٹ بلڈنگ میں طلب کر لیا ہے۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضی محمود ☎ دکان 213649، رہائش 211649

کمپیوٹر اکیڈمی کی دو اہم کتب
✪ خلافت رابعہ کی فتوحات وترقیات
✪ ایم ایم احمد۔ شخصیت اور خدمات
○ مرتبہ: عبدالسمیع خان صاحب
○ ربوہ میں افضل برادرز پر دستیاب ہیں

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ ربوہ بالمقابل ریلوے لائن
فون آفس: 212764 گھر: 211379

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی بیرون ملک مقیم
احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎
042-6306163-6368130 Fax042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com